رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — فون: ۴۴۹

الفضل

روزنامہ ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۷۰/۳۵ | سوموار ۱۱ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ، ۹ نبوت ۱۳۶۰ ہش، ۹ نومبر ۱۹۸۱ء | نمبر ۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ - ۵ نبوت / نومبر - سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ہمیشہ صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کو اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین۔

• حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت گذشتہ رات سے سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ مدظلہا کو صحت کامل عطا کرے اور لمبی بابرکت زندگی سے نوازے۔ آمین۔

"یہ دنیا چند روزہ ہے لیکن اس کے لئے وہ وہ کوششیں کی جاتی ہیں گویا کبھی یہاں سے جانا ہی نہیں۔ انسان کیسا غافل اور ناسمجھ ہے کہ علانیہ دیکھتا ہے کہ یہاں کسی کو قیام نہیں لیکن پھر بھی اس کی آنکھ نہیں کھلتی۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۴۱)

ملاقات کے سلسلہ میں ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لیے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لیے صرف جمعرات کا دن مقرر ہے دیگر ایام میں ملاقات نہیں ہوتی۔

۲- انفرادی یا اجتماعی ملاقات کے لیے تحریری طور پر پیشگی منظوری حاصل کرنا ضروری ہے براہ کرم منظوری کی اطلاع ملنے پر ہی ملاقات کے لیے تشریف لاویں۔

۳- انفرادی ملاقات کی اجازت صرف اہم اور اشد ضروری امور کے لیے ہی ہوتی ہے۔ احباب خاص طور پر نوٹ فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

حمید احمد کلیم
(پرائیویٹ سیکرٹری)

جماعت کو چوٹی کے ذہین ڈاکٹروں اور انجنیئروں کی ضرورت ہے

اللہ تعالیٰ کے عشق کی مستی میں سرشار ہو کر اپنے آپ کو اس کی راہ میں پیش کر دو

خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی کمزوریوں اور کوتاہیوں کے باوجود مدد دیتا ہے اسے کوئی نہیں روک سکتا

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے دوسرے سالانہ کنونشن سے سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کا خلاصہ

(قسط اوّل):

ربوہ: ۲۶ اخاء / اکتوبر - احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کا دوسرا سالانہ کنونشن اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے مورخہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۸۱ء کو ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہوا۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ناسازیٔ طبع کے باوجود ازراہ شفقت نوجوان طالب علموں کو اپنے خطاب سے نوازا۔ اور احمدی طلباء کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ جماعت کو قابل اور ذہین ڈاکٹروں اور انجنیئروں کی ضرورت ہے ربوہ میں ہماری جماعت کے ہسپتال کو چوٹی کا ڈاکٹر چاہیئے اور دیگر جماعتی ضروریات کے لیے جماعت کا ذہین ترین انجنیئر چاہیئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نو بجکر پچاس منٹ پر ایوان محمود میں تشریف لائے۔ وسیع ہال کے اندر پاکستان کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے طلباء کرسیوں پر ترتیب سے بیٹھے ہوئے تھے۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم پرویز احمد صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم محمود احمد صاحب اشرف نے حضرت مصلح موعود کی مشہور نظم

ع ہے دست قبلہ نما لا الٰہ الا اللہ

ترنم سے پڑھی۔

حضور انور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ پہلی بات اللہ تعالیٰ کی حمد کرنا ہے۔ جب سے تعلیمی منصوبہ شروع کیا گیا ہے یہ بات مشاہدہ میں آئی ہے کہ علم کے میدان میں اللہ تعالیٰ کی پہلے سے زیادہ برکتیں نازل ہو رہی ہیں۔ ۲۷ طلباء و طالبات تمغوں کے مستحق قرار پا چکے ہیں اور یہ صرف پاکستان کی تصویر ہے حضور نے فرمایا کہ اگر انسان اللہ تعالیٰ کا شکر گذار بندہ بنے تو اس کی برکتیں بڑھتی ہی جاتی ہیں اور چاہے تو وہ ہماری کمزوریوں کی پردہ پوشی کر دے۔ حضور نے اس یقین کا اظہار فرمایا کہ انشاء اللہ اگلے دس سالوں میں اور کئی طالب علم ہونگے جو تمغوں کے مستحق قرار پائیں گے۔ اب تک جو تمغے دیئے جا چکے ہیں ان میں اکثریت اوّل آنے والوں کی اور دوسرے نمبر پر آنے والوں کی ہے اور چند ایک وہ ہیں جنہوں نے چاندی کا تمغہ حاصل کیا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ جب یہ منصوبہ جاری کیا

(باقی صفحہ ۸ پر)

ڈاکٹر عبدالحمید کی یاد میں

محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے (کینٹب) لاہور:

محترم ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چیف میڈیکل آفیسر (ریٹائرڈ) پاکستان ریلوے ۱۹ اکتوبر ۱۹۸۱ء کو لندن میں دل کا دورہ پڑنے سے انتقال فرما گئے: ان کی عمر ۷۹ سال تھی۔ ان کی میت جمعہ ۲۳ اکتوبر کی شام لاہور لائی گئی اور ہفتہ کی صبح انہیں لاہور ہی میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ ("پاکستان ٹائمز" ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۱ء صفحہ ۳) محترم ڈاکٹر صاحب کی وفات پر محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب نے مندرجہ ذیل شذرہ سپرد قلم کیا ہے۔ (ادارہ)

کچھ تو لکھوں اگرچہ طاقت نہیں۔ میاں فیملی کے سپوت۔ ہمارے ڈاکٹر محمد سعید (جے پور) کے کلاس فیلو۔ مردم شناس، نبض شناس، مرض شناس۔ ہمدرد اور بے نفس، بے لوث بے بناوٹ۔ دوسروں کے کام آنے والے، نہایت قابل۔ نہایت نیک۔ ریلوے کی میڈیکل سروس میں بڑا نام پایا اور صحیح پایا۔ میں کراچی رہا تو وہ پڑوس میں تھے۔ اکثر آنا جانا رہتا۔ میں نے ان سے بڑا ہی فائدہ اٹھایا اس لئے بہت یاد آتے ہیں۔ ڈاکٹری کے رنگ میں بھی، دوستی کے رنگ میں بھی۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور جنت میں اعلیٰ مقام دے۔ آمین!

علمی مذاق نہایت اعلیٰ درجہ کا اور نہایت مکمل۔ ڈاکٹری کتابوں کا بھی مطالعہ رکھتے۔ دین کی کتابوں کا بھی۔ سلسلہ کے لٹریچر سے خوب ہی واقف۔ ان کی مجلس دانا وں کی مجلس ہوتی اور دانشوروں کی۔ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد اور اولاد در اولاد کا ولی ہو۔ (آمین)

خاکسار
محمد اسلم

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

قیمت:- ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۱ر محرم الحرام ۱۴۰۲ھ

۹ر نبوت ۱۳۶۰ ہش

حقیقی جماعت اور اُس کے بنیادی اوصاف

اللہ تعالیٰ اپنے ماموروں کو اسی لئے انسانوں کی طرف بھیجتا ہے کہ ان کے ذریعہ حق دنیا میں غالب آئے اور لوگوں کی غالب اکثریت حق و صداقت کو قبول کر کے صراط مستقیم پر گامزن ہو۔ حق غالب تو آتا ہے اور آکر رہتا ہے۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ ابتداء میں بہت تھوڑے لوگ ان کی آواز پر کان دھرتے ہیں۔ اسی لئے ابتداءً حق کو قبول کرنے اور صراطِ مستقیم پر گامزن ہونے والے تھوڑے ہی ہوتے ہیں۔ لیکن یہ قبول حق کی سعادت سے بہرہ ور ہونے والے خدا تعالیٰ کے وہ منتخب اور چنیدہ بندے ہوتے ہیں۔ جن میں نصیحت سے فائدہ اٹھانے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے۔ اسی لئے وہ اپنی زندگیوں میں ایسا انقلاب لاتے ہیں کہ گویا نئے انسان بن جاتے ہیں۔ پھر ان کی وساطت سے حق دوسروں تک پہنچتا ہے اور رفتہ رفتہ غالب آتا چلا جاتا ہے اور ایک زمانہ گزرنے کے بعد حق کا غلبہ اپنے کمال کو پہنچ جاتا ہے۔

جہاں ابتداء میں بہت تھوڑے لوگ مامورین الٰہی کی آواز پر کان دھرتے اور قبول حق کی سعادت سے بہرہ ور ہوتے ہیں وہاں خود مامورین الٰہی کی بھی یہی خواہش ہوتی ہے کہ صرف وہی لوگ ان کے دامن کے ساتھ وابستہ ہوں جو اپنی زندگیوں میں تبدیلی لانے کے لئے تیار ہوں اور محض حصول رضائے الٰہی کی خاطر راہِ حق میں تکلیفیں اٹھانے اور قربانیاں پیش کرنے کو عین راحت جانیں۔ وہ خود یہ نہیں چاہتے کہ لوگ اندھا دھند ان کے ساتھ آشامل ہوں۔ کیونکہ ایسے لوگ غلبۂ حق کے مقصد میں ممد ثابت ہونے کی بجائے الٹے روک ثابت ہوتے بغیر نہیں رہتے۔ بہرحال ابتداء میں مامورین الٰہی کی آواز پر لبیک کہنے والے تھوڑے ہی ہوتے ہیں اور خود مامورین الٰہی بھی یہی چاہتے ہیں کہ ہر کس و ناکس کی بجائے صرف وہی ان کے ساتھ آشامل ہوں جو حق کو حق سمجھ کر دل و جان سے قبول کریں اور اس کی خاطر ہر قسم کی قربانیاں پیش کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اس حقیقت کا اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں ذکر کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ دینی صداقتوں پر ابتداً بہت تھوڑے لوگ ہی ایمان لاتے ہیں اور اکثریت انہی لوگوں کی ہوتی ہے جو نہ تو نصیحت پر کان دھرتے ہیں، نہ اس پر عمل پیرا ہونے پر کسی صورت آمادہ ہوتے ہیں، فرماتا ہے:۔

وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْٓءُ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ۝ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَي النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝

(المومن آیات ۵۹ تا ۶۲)

ترجمہ:۔ اور اندھے اور آنکھوں والے برابر نہیں ہو سکتے، اور جو لوگ ایمان لے آئے اور ایمان کے مطابق انہوں نے کام کئے وہ بدعمل لوگوں کے (برابر نہیں ہو سکتے) تم لوگ بہت ہی کم نصیحت حاصل کرتے ہو اور اس میں کوئی شک نہیں کہ تباہی کی گھڑی ضرور آنے والی ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔ اور تمہارا رب کہتا ہے مجھے پکارو۔ میں تمہاری دعا سنوں گا، جو لوگ ہماری عبادت کے معاملہ میں تکبر سے کام لیتے ہیں وہ ضرور جہنم میں رسوا ہو کر داخل ہوں گے۔ اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی تاکہ تم اس میں آرام حاصل کرو، اور دن کو دکھانے والا بنایا ہے اللہ لوگوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے۔ لیکن لوگوں میں سے اکثر شکر نہیں کرتے۔

بہت تھوڑے لوگوں کے نصیحت حاصل کرنے، بہت تھوڑے لوگوں کے ایمان لانے اور بہت تھوڑے لوگوں کے اللہ تعالیٰ کے احسانوں پر شکر گزار ہونے کی اللہ تعالیٰ نے وجہ یہ بیان کی ہے کہ اکثریت ایسے لوگوں کی ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں مجاہدہ کرنے اور دین کی راہ میں تکلیفیں اٹھانے اور قربانیاں کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ۙ وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّآ اَجْرًا عَظِيْمًا ۙ وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝

(النساء آیات ۶۷ تا ۶۹)

ترجمہ:۔ اور اگر ہم انہیں حکم دیتے کہ تم مار ڈالو اپنے نفسوں کو (یعنی خدا کی راہ میں اپنے اوپر فنا وارد کر لو) اور اپنے گھروں کو چھوڑ کر (راہ خدا میں) نکل کھڑے ہو تو ان میں سے چند ایک کے سوا باقی اس کی تعمیل نہ کرتے۔ اور اگر جس بات کی انہیں نصیحت کی جاتی وہ اسے پورا کر دیتے تو ضرور ایسا کرنا ان کے لئے بہتر ہوتا اور بہت ثابت قدمی کا موجب ہوتا اور ہم انہیں اپنی جناب سے بہت بڑا اجر دیتے اور انہیں ضرور سیدھا راستہ دکھاتے۔

الغرض ابتداء میں حق کو قبول کرنے والے اور حق کی خاطر قربانیاں کرنے والے تھوڑے ہی ہوتے ہیں اور یہ تھوڑے ہی اپنی باطنی صلاحیتوں اور اوصاف کی وجہ سے اس قابل ہوتے ہیں کہ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ کے مصداق ثابت ہو کر غلبۂ حق کا وسیلہ بنتے ہیں۔ اسی لئے مامورین الٰہی نہیں چاہتے کہ ناکارہ لوگوں کی اکثریت ان کے ساتھ برائے نام شامل ہو اور مشکلات میں اضافہ کرنے کے سوا دین کے کسی کام نہ آئے۔ یہی وجہ ہے کہ ۲۶ر فروری ۱۹۰۸ء کو سیدنا حضرت اقدس نے فرمایا:۔

"میں کثرتِ جماعت سے کبھی خوش نہیں ہوتا۔ اب اگرچہ ۴ لاکھ بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے مگر حقیقی جماعت کے معنی یہ نہیں ہیں کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر صرف بیعت کر لی بلکہ جماعت حقیقی طور سے جماعت کہلانے کی تبھی مستحق ہو سکتی ہے کہ بیعت کی حقیقت پر کاربند ہو، سچے طور سے ان میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہو جاوے اور ان کی زندگی گناہ کی آلائش سے بالکل صاف ہو جاوے، نفسانی خواہشات اور شیطان کے پنجہ سے نکل کر خدا تعالیٰ کی رضا میں محو ہو جائیں حق اللہ اور حق العباد کو فراخ دلی سے پورے اور کامل طور سے ادا کریں۔ دین کے واسطے اور اشاعت دین کے لئے ان میں ایک تڑپ پیدا ہو جاوے اپنی خواہشات اور ارادوں آرزوؤں کو فنا کر کے خدا کے بن جاویں۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۱۳۶)

اس میں شک نہیں کہ جماعت افراد کے باہم مجتمع ہونے سے ہی بنتی ہے لیکن ضروری نہیں کہ کوئی جماعت محض اپنے افراد کی کثرتِ تعداد کی وجہ سے حقیقی معنوں میں جماعت کہلانے کی مستحق قرار پا سکے۔ دینی نقطۂ نگاہ سے کوئی جماعت، افراد جماعت کے بعض بنیادی اوصاف سے متصف ہونے کے نتیجہ میں ہی جماعت کہلانے کی مستحق ٹھہرتی ہے ایسے افراد اگر تھوڑے بھی ہوں تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا وہ تھوڑے بھی اپنے باطنی اوصاف کی وجہ سے بڑے بڑوں پر بھاری ہوتے ہیں وہ بنیادی اوصاف ہیں حقوق اللہ اور حقوق العباد کی کما حقہ ادائیگی، مسابقت الی الخیرات کی تڑپ، للّٰہیت اور خدمت و فدائیت کا جوش اور کامل اطاعت اور اخلاص و وفا کا جذبہ بے پایاں۔ افرادِ جماعت کے ان اوصاف کے مجموعہ سے ہی جماعت بنتی ہے۔ اور یہ اوصاف ہی اسکی قوت کا اصل سرچشمہ ہوتے ہیں۔ اسی لئے جماعتوں کی اہمیت تعداد سے نہیں اوصاف سے متعین ہوتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ مامورین الٰہی انسانوں کے انبوہ کثیر کو اپنے گرد جمع کرنے کی بجائے صرف تقوےٰ شعار لوگوں کو ایک جگہ جمع کر کے انہیں بنیادی اوصاف سے متصف کرنے کا کارنامہ سرانجام دیتے ہیں اور ابتداء میں وہ یقیناً تھوڑے ہی ہوتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ اور ہماری ذمہ داریاں

مکرم عبدالرؤف صاحب لودھی (کوئٹہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کے ۸۹ ویں جلسہ سالانہ کی آمد ہے اور یہ بات ہر منصف مزاج شخص کو معلوم ہے کہ یہ جلسہ نہ تو کوئی میلہ ٹھیلہ ہوتا ہے اور نہ ہی کسی قسم کی نمود و نمائش کا ذریعہ۔ نہ کسی کے خلاف تعصب کی بات ہوتی ہے۔ اور نہ ہی کسی پر چھینٹے اڑائے جاتے ہیں۔ کیونکہ جماعت احمدیہ کے بانی حضرت سیدنا غلام احمد قادیانی اپنی جماعت کے افراد کو اس جلسہ کے اغراض و مقاصد بتا چکے ہیں کہ۔

"اس جلسہ کی اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ ہر ایک مخلص کو مالوجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقعہ ملے اور ان کے معلومات دینی وسیع ہوں اور خدا کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو"

اسی طرح یہ بھی فرمایا کہ۔

"اس جلسہ میں ایسے حقائق و معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے"

پھر یہ بھی فرمایا کہ۔

"ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کریں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں۔ ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد و تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں"

ان نصائح کے علاوہ حضرت سیدنا بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے اپنی جماعت کے ایسے کمزور احباب کو بھی نصیحت فرمائی جو اپنے خیال میں یا تو اپنے سفر کے اخراجات کو ایک بڑا بار سمجھتے ہیں یا مرکزِ احمدیہ کے اخراجات اور انتظام کو مرکز پر بوجھ تصور کرتے ہیں۔ یعنی فرمایا کہ

"جو شخص ایسا خیال کرتا ہے کہ آنے میں اس پر بوجھ پڑتا ہے یا ایسا سمجھتا ہے کہ یہاں ٹھہرنے میں ہم پر بوجھ ہوگا اسے خدا سے ڈرنا چاہیئے کہ وہ شرک میں مبتلا ہے ہمارا تو یہ اعتقاد ہے کہ اگر سارا جہان ہمارا عیال ہو جائے تو ہمارے مہمات کا متکفل خدا تعالیٰ ہے ہم پر ذرا بھی بوجھ نہیں ہمیں تو دوستوں کے وجود سے بڑی راحت پہنچتی ہے یہ وسوسہ ہے جسے دلوں سے دور پھینک دینا چاہیئے میں نے بعض کو یہ کہتے سنا ہے کہ ہم کیوں یہاں بیٹھ کر حضرت صاحب کو تکلیف دیں ہم تو نکمے ہیں یونہی روٹی بیٹھ کر کیوں توڑا کریں وہ یہ یاد رکھیں یہ شیطانی وسوسہ ہے جو شیطان نے ان کے دل میں ڈالا ہے کہ ان کے پیر یہاں نہ جمنے پائیں"

الغرض۔ اس جلسہ میں خود شرکت کرنیوالے اور بچشم خود مشاہدہ کرنے والے اس حقیقت کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ احمدیوں کا یہ سالانہ اجتماع نہ صرف روحانیت، اخلاق حسنہ، درس و تدریس اور اسلامی کردار کی قدروں کا آئینہ دار ہوتا ہے بلکہ اسے بین الاقوامی سطح پر ایک عالمگیر حیثیت حاصل ہے اور ان تمام خصوصیات کا اندازہ وہ دل اور وہ اذہان بآسانی لگا سکتے ہیں جنہیں موجودہ معاشرہ میں شرک، بدعت اور فضولیات سے چھٹکارا حاصل کرنے کی دلی تمنا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ بعض لوگوں کی سوچیں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ وہ محض سنی سنائی اور اڑی اڑائی باتوں سے متاثر ہوتی ہیں اور وہ گھر بیٹھے ہی یہ تصور باندھ لیتے ہیں کہ یہ جلسہ بھی دیگر میلوں ٹھیلوں جیسے اجتماعات کی طرح ہوگا اور یہ تصور یقیناً غلط فہمیوں کا مرہونِ منت ہوتا ہے جبکہ ہمارے اس جلسہ میں ایسی کوئی بات نہیں ہوتی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

ہاں! بعض باتیں ایسی بھی ہوتی ہیں جو محیر العقول ہوتی ہیں۔ اگرچہ وہ محض اللہ کے فضل و کرم کے ساتھ چند مخلص انسانی کاوشوں سے ظہور پذیر ہو سکتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ بالخصوص دنیا کے اس مادی دور یا معاشرہ میں دنیاوی آنکھیں اللہ تعالیٰ کی روحانی برکات دیکھتے ہوئے بھی ذہنی طور پر قبول نہیں کرتیں کہ ایسا ہو سکتا ہے، ہوتا رہا ہے اور ہوتا رہے گا۔ لہذا ایسے لوگوں کے ذہن چیخ چیخ کر کہتے ہیں کہ یہ کیوں کر ممکن ہے کہ جہاں ڈیڑھ دو لاکھ افراد کا مجمع ہو، جہاں دنیا کے کونے کونے سے ہر رنگ اور نسل کے لوگ آئے ہوئے ہوں اور ان میں امیر غریب اور درمیانہ یعنی سب طبقات شامل ہوں وہاں سب کے لئے باوقار اور منظم رہائش کے علاوہ کھانے پینے کا بھی ایسا انتظام کیونکر ہو سکتا ہے کہ جیسے ہر ایک شخص ایک ضابطہ سے مطمئن ہو، ہر کارکن میں جیسے بجلی سی بھری ہو اور سارے کام آٹو مشین کے ثبوت دیتے ہوں اس کے لئے اگر ایک چھوٹی سی مثال بیان کر دی جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ دو سال قبل ایک معمر خاتون جو غیر ملکی تھیں لندن سے جلسہ سالانہ احمدیہ میں شرکت کے لئے ربوہ آئیں تو انہوں نے اس چھوٹی سی سادہ بستی کو گھوم پھر کر دیکھا، ڈیڑھ دو لاکھ افراد کے کھانے کے لنگر خانے دیکھے انکی مختلف رہائشوں کے انتظام کا جائزہ لیا۔ اور یہ بھی مشاہدہ کیا کہ اتنے دور دراز سے آنیوالے مہمانوں کو نہ صرف مقررہ اوقات میں بلکہ ہر کھانا دو گھنٹوں کے قلیل عرصہ میں بھی کونے کونے پر بغیر کسی افراتفری کے تقسیم کر دیا جاتا ہے تو وہ خاتون بہت حیران ہوئیں اور کہا

"اگر میں واپس جا کر اپنے لوگوں کو یہ بتاؤں کہ کس طرح اتنے تھوڑے سے وقت میں اتنے بڑے اجتماع کو تازہ پکایا ہوا کھانا ایسے عمدہ نظام کے ساتھ ربوہ جیسی چھوٹی سی بستی میں مہیا کر دیا جاتا ہے جبکہ وہاں نہ تنخواہ دار بیرے ہوتے ہیں اور نہ ہی کھانا تقسیم کرنیوالے کسی قسم کی ٹپ لینے کے روادار — تو وہ ہرگز یقین نہیں کریں گے بلکہ وہ تو کہیں گے کہ یہ بڑھیا وہاں سے پاگل ہو کر آئی ہے۔

یہ تو مانا کہ اس جلسہ کے ایسے سلجھے ہوئے انتظام میں کچھ انسانی اخلاص اور اخلاق اور محنت شاقہ کے علاوہ رضاکارانہ جذبہ بھی کام کرتا ہے مگر سوچنے کی بات ہے کہ ایسی مثالیں کسی اور جگہ کیوں نہیں ملتیں؟ اس کی وجہ ماسوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ یہ سب رب العزت کے فضل و کرم سے ہوتا ہے اور اگر ان بے اندازہ برکتوں کے پس منظر پر نگاہ ڈالی جائے اور غور و فکر سے سوچا جائے تو لامحالہ سمجھ میں آتا ہے کہ اس قسم کی محال تر باتوں کا یوں آسان بن جانا ہستیٔ باری تعالیٰ کی خاص تائید کے بغیر ہرگز ممکن نہیں۔ حالانکہ اس کے پس منظر میں حقائق یوں تھے کہ اس سالانہ اجتماعِ احمدیہ کی بنیاد چودھویں صدی کی ابتدا میں ایسے دنوں میں پڑی جبکہ جماعت احمدیہ کے بانی حضرت سیدنا مرزا غلام احمد قادیانی اقتصادی اور معاشی کسمپرسی کی حالت میں تھے جیسا کہ انہیں کے اس شعر سے عیاں ہے کہ ؎

میں تھا غریب و بیکس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

یعنی سب سے پہلا سالانہ اجتماع ۱۸۹۱ء میں قادیان کی مسجد اقصیٰ میں ہوا جس کی حاضری پچھتر ۷۵ افراد سے زیادہ نہ تھی اور ان دنوں خود انہی کے ارشاد کیمطابق حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی گذر اوقات خاندان کے دسترخوانوں سے بچے کھچے ٹکڑوں سے ہوا کرتی تھی۔ اللہ اللہ آج دنیا گواہ ہے کہ انہیں کے اس دسترخوان سے عقیدت مند ہر سال لاکھوں کی تعداد میں بلا امتیاز امارت و غربت، بلا لحاظ رنگ و نسل سیر ہوتے رہتے ہیں

خیال رہے کہ یہ بات صرف پیٹ بھرنے یا دنیاوی نظام کی نہیں بلکہ اس کے پیچھے جو اصل روحانی کرشمہ کارفرما ہے یہ عاجز اسے بیان کرنے کی کوشش کر رہا ہے کہ اس کے پس منظر میں درحقیقت اللہ تعالیٰ کے وہ وعدے ہیں جو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی دعاؤں کے صلہ میں ملے اور بلاشبہ وہ وعدے پورے ہو کر رہے اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر حضرت اقدس کو اس قدر پختہ ایمان تھا کہ انہوں نے ۱۹۰۳ء میں اپنی ایک کتاب "تذکرۃ الشہادتین" میں پورے وثوق کے ساتھ لکھا کہ۔

"دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا (یعنی اسلام) اور ایک ہی پیشوا (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم)۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے"

اب یہ دل و دماغ سے سوچنے اور جانچنے والی بات ہے کہ کیا یہ کسی دیوانے کی بڑ تھی۔ یا کہ کسی مفتری و کاذب کی تعلی۔؟ ہرگز نہیں بلکہ یہ سردار انبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک متوالے اور عاشقِ صادق کا ایمان تھا جسے اللہ تعالیٰ نے برملا پورا ہوتے دنیا بھر کو دکھا دیا کہ قومیں ہیں کہ جوق در جوق دین اسلام کی تحقیق کے لئے امنڈنے کو تیار ہیں اور ہزاروں نہیں لاکھوں افراد اس سلسلۂ الٰہیہ کی وساطت سے دین حق اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی غلامی کا جوا اپنی گردنوں پر ڈال بھی چکے ہیں اس حقیقت کے نظارے ہر سال صرف احمدی ہی نہیں بلکہ ہزاروں غیر از جماعت احباب بھی اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ جو تخم آج سے تقریباً ایک صدی قبل محض اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ہاتھوں بویا گیا تھا وہ پھوٹ نکلا اور اب تو اس کی بے شمار شاخیں بھی نکل چکی ہیں حتیٰ کہ وہی تخم آج ایک تناور درخت بنتا نظر آ رہا ہے۔ کون کہہ سکتا تھا کہ قادیان جیسی گمنام بستی کے راستوں میں عقیدت مند لوگوں کے آنے جانے سے گڑھے پڑ جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کا عظیم وعدہ کہ۔

"یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ"

یوں پورا ہو کر رہے گا اور ربوہ جیسی بے آب و گیاہ اور سنگلاخ چھوٹی سی جگہ کو اللہ تعالیٰ کی برکتوں سے یہ رونقیں ملیں گی؟

آخر میں یہ عاجز عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اس جلسہ پر ہر سال ناقدانہ نظریں رہتی ہیں اور چونکہ ہزاروں وہ غیر از جماعت احباب یا غیر مذاہب کے دوست اس غرض سے شریک جلسہ ہوتے ہیں کہ وہ نیک نیت کے ساتھ تحقیق کریں کہ واقعۃً یہ جماعت خالص اسلامی اقدار کی آئینہ دار ہے بھی یا کہ نہیں اور ہزاروں ایسے مہربان بھی تشریف لاتے ہیں جو اس کے ماحول کو تنقیدی نظروں سے دیکھتے ہیں اور یقیناً یہ ان کا حق ہے تو ہم احمدیوں پر واجب ہے کہ جن قواعد و ضوابط اور انتظامی امور کے ہم مدعی ہیں اور اس جلسہ کے تقدس کا ہم سے جو تقاضا ہوتا ہے اسے کما حقہٗ قائم رکھیں۔ اس کی تعمیل یونہی ہو سکتی ہے کہ ہم میں جو انسانی کمزوریاں ہوتی ہیں ان کا عزم صمیم کے ساتھ خود جائزہ لیں اور جو اچھی سے اچھی مثال ہو اسے حتی المقدور پیش کریں۔ اس بارے میں قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ:۔

"یہ جلسہ محض تقریروں کا جلسہ نہیں یہ دعا کا جلسہ ہے۔ اس جلسہ میں شامل ہونے والے افراد محض ایک جلسہ میں شامل نہیں ہو رہے بلکہ ایک نئی زمین اور نیا آسمان بنانے میں حصہ لے رہے ہیں۔"

(الفضل دسمبر ۱۹۳۷ء)

اسی طرح قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث سیدنا امام جماعت احمدیہ نے بھی ہمیں ہدایات دی ہیں کہ:

"جلسہ کے دوران شور نہیں کرنا، آواز سے نہیں کسنا، صرف مقرر راستوں پر ہی چلنا ہے۔ نظریں نیچی رکھنی ہیں۔ زبانوں سے شہد ٹپکانا ہے چہروں سے مسکراہٹیں بکھیرنی ہیں۔ خدا کے حضور عاجزی سے جھکے رہنا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر کامل توکل کا سبق سیکھنا ہے، اور حضرت بانی سلسلہ سے جو توقعات وابستہ کی ہوتی ہیں ان کے مطابق زندگی گزارنے کی زندہ مثال پیش کرنی ہے۔

(خطبہ جمعہ ۱۶ نومبر ۱۹۷۹ء)

اس خطبہ میں جہاں آداب محفل اور بود و باش کی ہمیں تلقین کی گئی ہے وہاں نظریں نیچی رکھنے کی بھی ہدایت ہے۔ اس میں واقعی کوئی شبہ نہیں کہ ہمارے جتنے بھی اجلاس ہوتے ہیں ان میں قرآنی ارشاد "یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ" اور "یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِھِنَّ" پر ایک غالب ترین اکثریت عمل پیرا ہوتی ہے اور مرد و زن اس زریں اصول معاشرت کا خیال رکھتے ہیں لیکن دیکھنے میں آیا ہے کہ پچھلے چند سالوں سے اس اصول میں کچھ نہ کچھ کمی ضرور واقع ہوئی ہے اس کی بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ بعض غیر ممالک سے کچھ مرد و زن (جن میں غیر مذاہب کے بھی ہوتے ہیں) ایسے بھی شریک جلسہ ہوتے ہیں جو خواتین کے پردہ کو وہ اہمیت نہیں دیتے جس کا تقاضا نہ صرف دین اسلام کرتا ہے بلکہ اس مادی دور میں اسے سختی کے ساتھ اپنانے کی ضرورت ہے۔ اس ضمن میں ہمارے پیارے امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے حالیہ دورۂ مغرب کے دوران ناروے کے شہر اوسلو میں وہاں کی خواتین کو جو نصیحت فرمائی اگر اس کا ذکر یہاں نہ کیا جائے تو "نظریں نیچی رکھنے" والی بات تشنہ اور مقصد سے عاری رہ جائے گی۔ آپ نے فرمایا:۔

"بعض خواتین ایسی بھی ہیں جو یہاں کے ماحول میں پردہ کی کما حقہٗ پابندی کو ضروری نہیں سمجھتیں۔ میں ان سے کہتا ہوں کہ اگر وہ سمجھتی ہیں کہ اس ملک میں رہ کر پردہ نہیں کر سکتیں تو پھر انہیں انہی نتائج سے دوچار ہونا پڑے گا جن سے یہاں کی عورتیں دوچار ہیں۔ اگر انہوں نے بے پردگی پر اصرار کیا تو پھر ایسا وقت بھی آئیگا کہ انہیں یہاں کے طریق کے مطابق شادی سے پہلے بچے جننے پڑیں گے انہیں نظر آنا چاہیئے کہ یہاں کے تمدن کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں ایک آگ دہک رہی ہے۔ یہ لوگ پریشان ہیں کہ ہم کدھر جا رہے ہیں اور ہمارا کیا انجام ہونے والا ہے۔.....

.....میں ایسی خواتین سے جو یہاں پردہ کو ضروری نہیں سمجھتیں پوچھتا ہوں کہ انہوں نے پردہ ترک کر کے اسلام کی کیا خدمت کی ہے؟ کچھ بھی نہیں! آج بعض یہ کہتی ہیں کہ ہمیں یہاں پردہ نہ کرنے کی اجازت دی جائے۔ پھر کہیں گی ننگ دھڑنگ سمندر میں نہانے اور ریت پر لیٹنے کی اجازت دی جائے۔ پھر کہیں گی شادی سے پہلے بچے جننے کی اجازت دی جائے۔ میں کہوں گا پھر تمہیں دوزخ میں جانے کے لئے بھی تیار رہنا چاہیئے۔.....

.....امریکہ کی احمدی خواتین کی مثال ہمارے سامنے ہے وہ احمدی ہونے سے پہلے پردہ نہیں کرتی تھیں لیکن احمدی ہونے کے بعد انہوں نے پردہ شروع کر دیا۔ ۱۹۷۶ء میں جب میں ڈیٹن گیا تو وہاں کے ہوائی اڈہ پر استقبال کرنے والوں میں برقعہ پوش احمدی خواتین کی ایک لمبی قطار دیکھی۔ وہ اگر امریکہ میں رہ کر پردہ کر سکتی ہیں تو پاکستان کی ایک احمدی خاتون امریکہ میں آ کر کیوں پردہ نہیں کر سکتی؟.....

وہ اپنے آپ کو ٹھیک کر لیں قبل اس کے کہ خدا کا قہر نازل ہو میں چاہوں گا کہ خدا کا قہر اس حال میں نازل نہ ہو اُن پر کہ وہ جماعت کی ممبر ہوں۔ اس سے پہلے میں اُن کا جماعت سے اخراج کر دوں گا۔ میں قرآن کریم کا نمائندہ ہوں۔ اس کی تعلیم پھیلانا چاہتا ہوں۔ میں مرنا پسند کروں گا قرآن کے خلاف عمل کو برداشت نہیں کروں گا۔ کسی مسلمان عورت کے کام میں پردہ نے کبھی خلل نہیں ڈالا۔ پردہ سے عورتوں کے کسی کام میں خلل نہیں پڑتا ہاں اگر وہ بے ہودگیوں میں مبتلا ہوں تو پردہ سے ان کی بے ہودگیوں میں خلل ضرور پڑتا ہوگا.....

خدا تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری نہ کرو۔ اگر ناشکری کرو گی تو تم دکھ اٹھاؤ گی اور تمہاری نسلیں تم پر لعنت بھیجیں گی کیونکہ ان کے گناہوں کی تم ذمہ دار ہو گی اور ان کے گناہوں میں تم شامل ہو گی۔ چند عارضی اور لاحاصل سہولتوں کی خاطر اپنی نسلوں سے لعنت لینے کی کوشش نہ کرو۔ خدا تعالیٰ ایسی عورتوں کو سمجھ عطا کرے اور انہیں اسلام پر کما حقہٗ عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)"

اگرچہ یہ ساری نصیحت بظاہر اُن احمدی خواتین کے لئے دکھائی دیتی ہے جو شرعی اور اسلامی پردہ سے چھٹکارا حاصل کرنے کی خواہاں ہیں۔ لیکن حضور سیدنا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس درد سے لبریز خطاب میں اُن مردوں کو بھی کھلی کھلی تنبیہ ہے جو اپنے فرائض سے غافل ہوتے جا رہے ہیں اور نہیں سمجھ رہے کہ قرآنی ارشاد "اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ" کے لحاظ سے وہ کتنے ذمہ دار اور جواب دہ ہیں۔ اور چونکہ ساری دنیا کی اقوام اور مذاہب کی نظریں اس جماعت کے کردار اور آداب بود و باش پر لگی ہوئی ہیں اس لئے خالص اسلامی معاشرہ کی مثالیں ہمیں بھی دینی ہیں جو ہمارے عالمگیر اور بین الاقوامی جلسہ سالانہ کے ذریعہ بآسانی دی جا سکتی ہیں۔ اس راہ میں ہمیں مزید بہت ساری قربانیاں دینی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کی ہمیں امید رکھنی چاہیئے کہ وہی ہماری ان حقیر کوششوں کو بار آور فرمائے۔ آمین۔

ایک احمدی کا بنیادی فرض

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"ایک احمدی بچے، بوڑھے اور جوان مرد و زن کا یہ بنیادی فرض ہے کہ وہ اپنی تمام صلاحیتوں کی نشو و نما کو انتہا تک پہنچانے کے لئے انتہائی محنت اور جفاکشی کی زندگی گزارے اس کے بغیر زندگی کا کوئی مزہ نہیں اس کے بغیر زندگی کی کوئی لذت نہیں۔ اس کے بغیر زندگی کا کوئی سرور نہیں۔ یہ میں اس لئے کہتا ہوں کہ اگر ہمارا رب مثلاً کسی سے یہ کہے کہ میں تجھے اپنے سو پیار دینا چاہتا ہوں اور وہ کہے کہ اے ہمارے پیدا کرنے والے پیارے محبوب خدا میں تو تیرے بیس پیار لوں گا اور باقی کو چھوڑ دوں گا۔ اس میں زندگی میں کیا مزہ ہے۔

پس اللہ تعالیٰ تمہیں جتنا پیار دینا چاہتا ہے وہ تم حاصل کرو مگر اس کا انحصار تمہاری صلاحیتوں اور قوتوں کے پیمانے پر ہے۔ اس لئے تم اپنے اس پیمانے کو آدھا نہ بھرو اور نہ اس میں کوئی سوراخ ہونے دو کہ کہیں وہ چیز بھی بیچ میں سے بہہ نہ جائے جو تم نے حاصل کی ہے۔ غرض جس حد تک تم خدا تعالیٰ کی محبت کو حاصل کرنے کے اہل اور قابل بنائے گئے ہو۔ تم انتہائی کوشش کرو کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کو اپنی اہلیت کے مطابق انتہائی طور پر پالو تاکہ تمہیں اس دنیا کے انعامات بھی ملیں اور اُس دنیا کے انعامات بھی ملیں۔

پس یہی محنت ہے، یہی جدوجہد ہے، یہی جہاد ہے، یہی کوشش ہے اور یہی جفاکشی ہے جس کی طرف اسلام ہمیں بلاتا ہے اور جس پر قرآن کریم نے مختلف پہلوؤں سے مختلف رنگوں میں بار بار زور دیا ہے اور اس کی تاکید فرمائی ہے۔"

(الفضل ۲۹ ستمبر ۷۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وسطی افریقہ میں ہمارا پہلا مشن

زیمبیا (۱۰)

مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب سابق مبلغ زیمبیا

احمدیہ مشن کی رجسٹریشن حاصل ہونے کے بعد پھر ایک مرتبہ ورک پرمٹ حاصل کرنے کی ٹھانی۔ وزارتِ داخلہ کے سیکرٹری کے پاس گیا اور بتایا کہ جماعت احمدیہ اس ملک کی رجسٹرڈ باڈی ہے۔ اس کے پریذیڈنٹ کی طرف سے یہ درخواست ہے۔ مجھے نہ اس ملک میں کوئی تجارت کرنا مقصود ہے اور نہ ہی کوئی سرکاری یا غیر سرکاری ملازمت حاصل کرنا۔ ہماری جماعت یہاں مجھے بطور مبلغ اور جماعتی انتظامات کے لئے رکھنا چاہتی ہے

انہوں نے کہا۔ یہ اب تمہارا کام ہی نہیں جب تک تم اس ملک میں ہو سرکاری قواعد کی رُو سے کوئی تمہیں نہ ملازم رکھ سکتا ہے اور نہ تمہارے قیام کے لئے درخواست دائر کر سکتا ہے۔ اس کے لئے صرف ایک صورت ہے اور وہ یہ کہ تم جس قدر جلد ہو سکے ملک چھوڑ دو۔

الغرض ورک پرمٹ (WORKPERMIT) کا دروازہ کلیتہً بند ہو گیا اور سفارشات وغیرہ بھی کام نہ آئیں۔ اس کے بعد اور لیگریشن آفس میں ویزا کی تین ماہ مدت بڑھانے کی درخواست دی۔ یہ بھی ناکام ہوئی اور بتایا گیا کہ جس کے لئے ایک مرتبہ ورک پرمٹ کے لئے درخواست دی جائے اُس کو ملک میں موجود نہیں ہونا چاہیئے۔

بمشکل ۱۴ر جنوری سے ۳ر فروری ۱۹۷۲ء تک مزید قیام کی اجازت ملی تاکہ واپسی کے انتظامات پورے کئے جا سکیں۔

واپسی کی تیاری میں ایک بڑا کام یہ تھا کہ رجسٹرڈ سوسائٹیز کے لئے حکومت کے قواعد کے مطابق تنظیمی مطالبات کو پورا کیا جائے۔ مثلاً مشن کے ضروری رجسٹر تیار کرنا جیسے سوسائٹی کے ممبروں کے ریکارڈ کا رجسٹر۔ حسابات کا رجسٹر۔ مشن کی پراپرٹی کا رجسٹر وغیرہ نیز مشن کے نام کا بینک کا اکاؤنٹ کھلوانا۔ وغیرہ۔

علاوہ ازیں ملک سے روانگی سے قبل حکومت کلیرنس سرٹیفکیٹ حاصل کرنا تھا اور سفر کے اخراجات کا بندوبست بھی کرنا تھا۔

اس کے علاوہ ایک سرکلر لیٹر جماعت کے ممبروں کے لئے تیار کیا گیا۔ جس میں تین ماہ قیام سے متعلق مختصر کوائف اور خاکسار کے جانے کے بعد کام جاری رکھنے کے لئے پروگرام اور اس کے لئے مقرر کردہ عہدہ داروں کا تعارف کرایا گیا۔

تاریخی ریکارڈ کی اہمیت کے پیشِ نظر اس پہلے سرکلر کے بعض حصوں کو بالاختصار لکھا جاتا ہے۔

سرکلر نمبر ۱۔ مورخہ ۲۵/۱/۷۲

اُمید ہے کہ آپ سب کو معلوم ہو چکا ہے کہ بانیٔ سلسلہ کے تیسرے جانشین ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے زیمبیا میں مشن کے قیام کی غرض سے اِس عاجز کو یہاں بھیجا چنانچہ ۱۴ر اکتوبر ۱۹۷۱ء کو خاکسار لوساکا (LUSAKA) پہنچا۔ خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے ۶ جنوری ۱۹۷۲ء کو احمدیہ مشن زیمبیا یہاں کی حکومت نے رجسٹرڈ کر دیا اور ہمیں رجسٹریشن سرٹیفکیٹ عطا کر دیا گیا ہے۔ میرا یہاں قیام کا اجازت نامہ ۱۳ر جنوری ۱۹۷۲ء کو ختم ہو گیا تھا۔ حکومت نے ۲ر فروری تک اِس کی مدت بڑھا دی ہے۔ اگر کوئی ناگہانی روک نہ پڑی تو خاکسار یہاں سے یکم فروری کو دارالسلام تنزانیہ کے لئے بذریعہ ۵۱۴ .Q Z ۱۰ بجے کر پچاس منٹ پر پرواز کریگا۔

خاکسار اُن سب بہنوں اور بھائیوں کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے میرے یہاں آنے کو خوش آمدید کہا اور خاکسار کو مالی۔ عملی اور اخلاقی اعانت سے اس ساڑھے تین ماہ کے مختصر عرصہ میں نوازا۔

خاکسار کی دلی خواہش تھی کہ ملک کے ہر حصہ میں مقیم ہر احمدی سے فرداً فرداً ملتا لیکن افسوس کہ حالات کی مجبوری نے یہ خواہش پوری نہ ہونے دی۔ اس کے لئے عاجز کی معذرت قبول کریں۔

لوساکا میں اب تک چھ افریقن ہماری جماعت میں شامل ہو چکے ہیں۔ جنہیں ایک خاتون بھی شامل ہیں۔ اس میں پانچ بچے شمار نہیں کئے گئے۔ ان کے نام حسب ذیل ہیں۔

۱۔ محمد ادریس ملومبا کاسا کاسا
M.I. MOLUMBA KASA KASA
۲۔ خلیل احمد کلالہ (K.A. KALALA)
۳۔ عبد العزیز موبانگا (A.A MUBANGA)
۴۔ احمد مفوتا (A. MOFUTA)
۵۔ ابوبکر فیری (A-B-PHIRI)
۶۔ بشریٰ کلالہ (MRS. B. KALALA)

محمد ادریس صاحب نے اپنے وطن میں ۱۹۶۱ء میں اسلام قبول کیا تھا۔ باقی یہاں احمدیت قبول کرنے سے پہلے عیسائی تھے۔

عید قربان کی نماز

چند روز قبل ہمارے نائب صدر محمد ادریس صاحب نے خواب میں دیکھا کہ ہم محترم کبیر احمد بھٹی صاحب کے گھر پر جمع ہوئے ہیں جہاں ہماری تعداد پہلے سے بہت زیادہ ہے۔ اس نیک شگون کے پیشِ نظر بھی اور اس لئے بھی کہ محترم بھٹی صاحب کی کوٹھی باقی جگہوں کی نسبت سب کے نزدیک ہو گی خاکسار کا مشورہ ہے کہ عید کی نماز ان کے ہاں مورخہ ۲۷ر جنوری ۱۹۷۲ء کو بروز جمعرات صبح ۸ بجے پڑھی جائے۔ (محترم بھٹی صاحب کے مشورہ کے مطابق محترم چوہدری محمد شریف صاحب کے آرام اور سہولت کے پیشِ نظر عید کی نماز چوہدری صاحب کے ہاں پڑھی گئی) عید کی نماز محترم چوہدری محمد شریف صاحب پڑھائیں گے۔ نماز عید کے معاً بعد ایک مختصر تقریب ہو گی جس میں مکرم شبیر احمد صاحب تلاوت کریں گے۔ خاکسار بانیٔ احمدیت کے آنحضرتؐ کی مدح میں چند عربی اشعار پڑھے گا۔ چند تقاریر ہوں گی۔ ابتدائی اور آخری خطاب تقریب کے صدر چوہدری محمد شریف صاحب کریں گے۔ اور مختصر تواضع کے بعد اسلام کی ترقی کے لئے دعا ہو گی۔

خلاصہ سرکلر نمبر ۲ مورخہ ۲۸/۱/۷۲

مشن کا کام جاری رکھنے کی غرض سے خاکسار کی رائے ہے کہ میرے بعد ذیل کے طریق پر کام ہو۔

۱۔ زیمبیا مشن کا ہیڈ کوارٹر چوہدری محمد شریف صاحب کی رہائش گاہ ہو گی جو

۲۶، CEDAR ROAD
WOOD-LAND LUSAKA

پر واقع ہے۔ ڈاک کا پتہ P.O. BOX RW 514 LUSAKA اور ٹیلیفون نمبر ۶۲۴۶۹ اور ۷۲۴۹۳ ہے۔ مرکز کی طرف سے آخری منظوری آنے تک محترم چوہدری محمد شریف صاحب جماعت کے ایکٹنگ صدر اور محترم کبیر احمد بھٹی صاحب ایکٹنگ جنرل سیکرٹری ہوں گے۔

کام میں سہولت کی غرض سے زیمبیا جماعت کے دو سرکٹ قائم کئے جاتے ہیں۔ لوساکا سرکٹ اور باقی زیمبیا دوسرا سرکٹ۔ لوساکا سے باہر احمدی گھرانے چونکہ بہت دُور دُور ہیں۔ لہٰذا ان کا فی الحال کوئی الگ مرکز قائم نہیں کیا جا سکتا۔ لوساکا سرکٹ کی ایک برانچ "چی بولیا" میں قائم کی جاتی ہے۔ جسے CHIBOLIYA AND KANYAMA BRANCH OF LUSAKA CIRCUT کہا جائے گا۔ اس برانچ کے صدر محمد ادریس سیکرٹری جنرل خلیل کلالہ اور اسسٹنٹ سیکرٹری عبد العزیز موبانگا ہوں گے۔ سب کی اجتماعی سہولت کے پیشِ نظر جمعہ کی نماز محترم کبیر احمد صاحب بھٹی کے ہاں چوہدری محمد شریف صاحب پڑھایا کریں گے۔ اُن کی عدم موجودگی میں محترم کبیر احمد صاحب بھٹی پڑھائیں گے۔

محترم شبیر احمد صاحب بھٹی جو آج کل ایم بی بی کے طالب علم ہیں) نے وعدہ کیا کہ وہ ہر اتوار کو "چی بولیا" میں محمد ادریس صاحب کے ہاں ایک اجلاس کیا کریں گے۔ نیز اسلامی تعلیمات پر اسباق دیں گے اور قرآن شریف پڑھائیں گے

جمعہ کی نماز اور چی بولیا کے اجلاس کے لئے جگہ کا انتخاب اتفاقِ رائے سے تبدیل کیا جا سکتا ہے۔

میری درخواست ہے کہ تمام احباب تعاون کی روح سے باہمی اتحاد کو قائم رکھیں جس کے لئے بانیٔ سلسلہ کی تعلیم کی اتباع میں اگر اپنا حق چھوڑنا بھی پڑے تو اس سے دریغ نہ کریں

آخر میں گزارش ہے کہ ساری دنیا میں احمدیت کے غلبہ اور ترقی کے لئے اور اپنے پیارے امام کی صحت کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ نیز عاجز کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری کوتاہیوں اور نقائص کی پردہ پوشی کرے۔ اور زیمبیا میں ہمارے مشن کو تقویت بخشے۔ آمین۔

چی بولیا میں الوداعی تقریب

ایک دعوت نامہ افریقن احمدیوں کی طرف سے لوساکا میں مقیم احمدیوں کو بھیجا گیا۔ جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

شیخ این۔ ڈی۔ احمد کی روانگی کے موقعہ پر ہماری دلی خواہش ہے کہ آپ محمد ادریس صاحب کے مکان پر ایک دعائیہ تقریب میں شمولیت فرمائیں۔ اپنے دو ماہ کے مختصر قیام کے دوران شیخ احمد نے جس طرح ہم میں بود و باش اختیار کر کے ہمیں اسلامی برادری کا سبق دیا ہے ہمارے دلوں پر اُس کا گہرا اثر ہے۔ ہماری دعا ہے کہ وہ بخیریت دارالسلام پہنچیں اور حکومت سے اجازت ملنے پر جلد ہم میں واپس آئیں۔ خدا تعالیٰ ان کی اَن تھک محنت کو قبول اور بار آور کرے آمین۔

پروگرام ۔ وقت بروز اتوار مورخہ ۳۰ر جنوری ۱۹۷۲ء ساڑھے چار بجے شام۔

۱۔ گروپ فوٹو گراف ۔ ۲۔ کرسیٔ صدارت سے چوہدری محمد شریف صاحب کے ابتدائی ریمارکس۔ ۳۔ تلاوت قرآنِ پاک مکرم شبیر احمد صاحب بھٹی ۴۔ مختصر سپاسنامہ محمد ادریس ملومبا۔ مختصر جواب۔ شیخ۔ این۔ ڈی۔ احمد۔ (۵) خواہشمند احباب کی تقاریر۔ ۶۔ صدر صاحب کا اختتامی خطاب۔ ۷۔ ہلکی تواضع (۸) دعا۔ ۹۔ اگر مغرب کا وقت ہو جائے تو باجماعت نماز مغرب۔

اخبار میں خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں شکریہ
(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ورک پرمٹ کی درخواست اور روانگی

خاکسار نے ضروری کاغذات کے ساتھ جماعت کے پریذیڈنٹ اور جنرل سیکرٹری صاحب کیطرف سے درخواست تیار کی اور جماعت کی رجسٹریشن کا سرٹیفکیٹ اور ضروری دستاویزات منسلک کرکے اور ضروری دستخط اور مہریں ثبت کرکے بذریعہ رجسٹرڈ پوسٹ متعلقہ محکمہ کے نام عین روانگی سے قبل ڈاکخانہ کے سپرد کی اور یکم نومبر کو روانہ ہوکر اسی روز دارالسلام تنزانیہ پہنچ گیا۔

(باقی)

درخواستہائے دعا

خاکسار نے شہدادپور ضلع سانگھڑ میں کاروبار شروع کیا ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری راہنمائی اور مدد فرماوے اور دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔

(شریف احمد ڈیڑھوی معرفت چوہدری خلیل احمد کمیشن ایجنٹ غلہ منڈی شہدادپور)

• خاکسار کے ایم بی بی ایس فرسٹ پروفیشنل کے امتحان عنقریب ہونے والے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں اعلیٰ کامیابی کے لئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

(مبشر احمد شرما۔ چانڈکا میڈیکل کالج لاڑکانہ)

نمایاں کامیابی

عزیزم برادرم مرزا محمد رشید صاحب کراچی کے بڑے لڑکے عزیزم مرزا محمد بشیر سلمہ نے ایف ایس سی پری انجینئرنگ کے امتحان میں کراچی بورڈ میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو عزیز کے لئے مبارک کرے اور آئندہ کے لئے مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

(سلطان احمد پیرکوٹی۔ ربوہ)

اعلان

سٹینڈنگ فنانس کمیٹی صدر انجمن احمدیہ کا اجلاس مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۸۱ء بوقت نو بجے صبح بروز جمعۃ المبارک مکرم ناظر صاحب بیت المال خرچ کے دفتر میں منعقد ہوگا۔ جملہ ممبران سٹینڈنگ فنانس کمیٹی سے درخواست ہے کہ وقت مقررہ پر تشریف لاکر اجلاس میں شمولیت فرماکر ممنون فرمائیں

(سیکرٹری سٹینڈنگ فنانس کمیٹی بجٹ)

خدام بھائی توجہ فرمائیں

روزنامہ الفضل کے ذریعہ کئی بار اعلان کروایا جاچکا ہے کہ شعبہ صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت خدام کو ٹائپ (اردو، انگلش) شارٹ ہینڈ، اردو، انگلش کی کلاسز کا باقاعدہ انتظام موجود ہے۔ اور خدام کو سائنٹفک طرز تدریس کے ساتھ ٹائپ اور شارٹ ہینڈ کی ٹریننگ دی جاتی ہے۔ امید ہے مقامی و گردونواح کے خدام زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں گے۔ آپ اس سے اپنا اچھا مستقبل بھی بنا سکتے ہیں اور ملک کی خدمت بھی۔

(مہتمم صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

میری بیٹی عزیزہ بشریٰ محمود کا نکاح مورخہ ۱۶/۱۰/۸۱ بروز جمعہ بمقام احمدیہ ہال کراچی ہمراہ عزیزم زاہد محمود راجپوت ابن محمود احمد راجپوت صاحب نمبر ۱۰ ہمایوں ہاؤس بلڈنگ ڈی سلوا گارڈن کراچی سے مولوی سلطان محمود انور صاحب نے مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لیے باعث برکت ثابت فرمائے۔ آمین۔

(محمود احمد کھوکھر گلشن اقبال کراچی)

"سچے ہوکر جھوٹے کی طرح تذلل اختیار کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازہ کے لیے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہوسکتا۔"

(کشتی نوح)

مجالس خدام الاحمدیہ علاقہ سندھ کا کامیاب اجتماع

خدام الاحمدیہ علاقہ سندھ کا یہ اجتماع مورخہ ۱۰ ستمبر بروز جمعرات بعد نماز ظہر و عصر رحمن آباد میں شروع ہوا۔ افتتاحی اجلاس کی صدارت صدر صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے فرمائی۔ انہوں نے اپنے افتتاحی خطاب میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ کافی عرصہ کے بعد یہاں اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔ خدام و اطفال کو علمی، ورزشی اور تربیتی پروگرام سے کماحقہ فائدہ اٹھانے کی تلقین کی۔ اس اجلاس میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے "رحمۃ للعالمین" کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم سید محمد میاں صاحب سلیم شاہجہانپوری صدر جماعت نواب شاہ نے اپنی تازہ نظم سنائی۔ آخر میں محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے "علامات ظہور مہدیؑ" کے موضوع پر حاضرین سے خطاب فرمایا۔

۵ بجے سے ۷ بجے تک ورزشی مقابلے خدام و اطفال کے منعقد ہوئے۔ نماز مغرب و عشاء اور کھانے کے بعد خدام و اطفال کے علمی مقابلے ہوئے۔ ان مقابلوں میں حصہ لینے والوں کے اشتیاق اور دلچسپی کا یہ عالم تھا کہ کم سے کم وقت دینے کے باوجود یہ پروگرام رات پونے ایک بجے تک جاری رہا۔

مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۸۱ء بروز جمعہ کے پروگرام ۴½ بجے صبح نماز تہجد سے شروع ہوئے۔ نماز فجر درس قرآن مجید، درس حدیث اور درس ملفوظات کے بعد سیر و ناشتہ کے لئے وقفہ دیا گیا۔ اس دوران ورزشی و علمی مقابلوں کے کچھ فائنل مقابلے بھی ہوئے۔

تلقین عمل کا پروگرام ۹ بجے شروع ہوا۔ اس کی صدارت مکرم قائد صاحب علاقہ رشید طارق صاحب نے فرمائی۔ اس اجلاس میں درس مشعل راہ کے علاوہ "قدرت ثانیہ" کے موضوع پر مکرم قریشی عبدالرحمن صاحب امیر ضلع سکھر نے "تعلیمی ترقی اور جماعت احمدیہ" کے موضوع پر مکرم پروفیسر عبدالقادر صاحب پرنسپل سچل سرمست کالج نواب شاہ نے۔ "صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا" کے موضوع پر مکرم مولوی نذیر احمد صاحب ریحان نے تقاریر کیں۔ اس کے علاوہ نواب شاہ کے نو احمدی دوست مکرم اسرار احمد زیدی صاحب نے اپنے قبولیت احمدیت کے واقعات سنائے۔ خصوصی صدارتی ریمارکس میں مکرم قائد صاحب علاقہ نے امام وقت کے ساتھ ذاتی تعلق کی ضرورت پر خصوصی زور دیا۔ اس کے بعد سوال و جواب کی مجلس میں ۲۹ سوالات حاضرین کی طرف سے پوچھے گئے جن کے نہایت مدلل و تسلی بخش جوابات مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب، مکرم حافظ مظفر احمد صاحب و مکرم مولوی نذیر احمد ریحان صاحب نے دیئے۔

بعد نماز جمعہ تقسیم انعامات کا اختتامی اجلاس ہوا جس میں تقریباً ۷۰ اطفال و خدام نے مکرم صدر صاحب مرکزیہ کے ہاتھ سے انعامات حاصل کئے۔

مکرم صدر صاحب کے اختتامی خطاب سے پہلے خاکسار انور ندیم علوی قائد ضلع نواب شاہ نے مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ، مکرم قائد صاحب علاقہ، معزز مرکزی نمائندگان و حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ نیز عرصہ دراز کے بعد ضلع نواب شاہ میں مکمل کامیاب اجتماع پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

اختتامی خطاب میں مکرم صدر صاحب مرکزیہ نے تربیت نفس۔ "محبت سب کے لئے نفرت کسی کے لئے نہیں" اور تعلیم القرآن پر خصوصی زور دیتے ہوئے خدام و اطفال کو قیمتی نصائح سے نوازا۔

اجتماع خدام الاحمدیہ علاقہ سندھ کے اختتام کے معاً بعد اصلاح و ارشاد ضلع نواب شاہ کا پروگرام شروع ہوا۔ رات ۸ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ مغرب و افریقہ کی فلم وی۔سی۔آر پر دکھائی گئی۔ خدام الاحمدیہ کے اختتامی اجلاس میں حاضری تقریباً ۷۰۰ اور VCR کے پروگرام میں حاضری تقریباً ۱۰۰۰ تھی جس میں تقریباً تین سو غیر از جماعت احباب نے شرکت کی۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع نواب شاہ)

پنجاب یونیورسٹی لاہور میں داخلہ

۱۔ ہیلی کالج آف کامرس پنجاب یونیورسٹی میں بی کام پارٹ ون میں داخلہ شروع ہے۔ ایسے طلبہ جنہوں نے ایف اے / ایف ایس سی / سی کام / ڈی کام / آئی کام کا امتحان کم از کم ۴۵ فیصد نمبروں کے ساتھ پاس کیا ہو، داخلہ کے لیے درخواست دے سکتے ہیں۔

داخلہ فارم کالج کے دفتر سے حاصل کئے جاسکتے ہیں اور فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ ۱۵ نومبر ہے۔

(مزید تفصیلات کیلئے دیکھیں روزنامہ پاکستان ٹائمز ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۱ء)

۲۔ اس کے علاوہ بی فارمیسی، بی ایس سی کیمیکل انجینئرنگ، بی ایس سی جیالوجی اور ایل ایل بی۔ داخلے بھی اسی سال ہوں گے۔ ان کورسز میں داخلہ کے خواہشمند احمدی طلبہ مزید معلومات اور راہنمائی کے لیے اس پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

مرزا وحید احمد

کمرہ نمبر ۲۵۲ ہوسٹل نمبر ۲ نیو کیمپس لاہور ۲۰۔ صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن پنجاب یونیورسٹی لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا دورہ سندھ و کراچی

محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے علاقہ سندھ اور کراچی کا دورہ فرمایا تھا۔ اس دورہ کے مختصر کوائف پیش ہیں۔

تاریخ	مقام	تفصیلی پروگرام	حاضری: تعداد مرد	حاضری: تعداد مستورات
۹ ستمبر بدھ	سکھر شہر	دی سی آر کا پروگرام رات دس بجے	۳۰	۲۰ تقریباً
۱۰، ۱۱ ستمبر جمعرات، جمعہ	باندھی، نواب شاہ	اجتماع خیرپور ڈویژن علیحدہ میں دی سی آر کا پروگرام خواتین میں	۵۰۰	۲۵ "

مکرم محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے تقاریر کیں نیز مجلس سوال و جواب بھی ہوئی۔

۱۲ ستمبر ہفتہ	حیدرآباد شہر	دو ٹی وی پر بیک وقت مردوں اور عورتوں کو وی سی آر دکھایا گیا	۳۰۰	۱۵۰ "
۱۳ ستمبر اتوار	سنجر چانگ ضلع بدین	(بعد نماز مغرب وی سی آر کے پروگرام میں شیر آباد اسٹیٹ کے احباب بھی شامل ہوئے	۲۰۰	۲۰۰ "
" " "	کوٹ احمد یار	(اسی روز رات دس بجے دی سی آر کا پروگرام ہوا بعض ہندو بھی شامل ہوئے۔	۲۰۰	۷۰ "
۱۴ ستمبر پیر	ڈگری تھرپارکر	دس بجے دن ایک گھر میں پروگرام دکھایا	۱۰	۲۵ "
" " "	کنری ضلع تھرپارکر	(اس روز رات کو کنری میں جلسہ کیا گیا اور مردوں و عورتوں میں علیحدہ علیحدہ پروگرام دکھایا گیا۔ محمد آباد اسٹیٹ کے احباب بھی آئے مکرم محمود احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ اور حافظ مظفر احمد صاحب نے تقاریر کیں۔	۴۰۰ مرد	۳۵۰ مستورات
۱۵ ستمبر منگل	سانگھڑ شہر	جلسہ کیا اور وی سی آر کا پروگرام دکھایا۔ یکصد غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔ جن کے سوالوں کے جواب ڈیڑھ گھنٹہ تک حافظ مظفر احمد صاحب نے دیئے	۱۵۰ مرد	۸۰ "
۱۶ ستمبر بدھ	لانڈھی کراچی	خاکسار نے مجلس خدام الاحمدیہ کا جائزہ لیکر ہدایات دیں اور وی سی آر دکھایا۔	۵۰ مرد	۲۵ "
۱۷ ستمبر جمعرات	احمد ہال کراچی	صرف مستورات عاطفہ لجنہ کراچی کو پروگرام دکھایا		۳۰۰ "
" " "	مارٹن روڈ کراچی	سالانہ اجتماع ضلع کراچی میں دی سی آر کا پروگرام دکھایا۔ اجتماع میں مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ اور حافظ مظفر احمد صاحب نے تقاریر کیں اور حافظ صاحب نے خدام کے سوالات کے جواب دیئے۔	۸۰۰ خدام و اطفال وغیرہ	
۱۸ ستمبر جمعہ	النور سوسائٹی کراچی	دی سی آر کا پروگرام	۲۰ مرد	۱۰۰ مستورات
۲۰ ستمبر اتوار	رحیم یار خاں شہر	(سالانہ اجتماع ضلع رحیم یار خاں میں مردوں اور عورتوں میں دو دی سی آر پروگرام۔ اجتماع میں خاکسار نے خدام کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور حافظ مظفر احمد صاحب نے سوالات کے جواب دیئے۔	۲۰۰ مرد	۶۰ مستورات
۲۰ ستمبر اتوار	بہاولپور شہر	اسی روز رات دس بجے دی سی آر کا پروگرام	۸۰ "	۷۰ "

دی سی آر کا پروگرام اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب نے پسند کیا۔ غیروں نے بھی اسے بہت سراہا دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

(ملک منصور احمد عمر۔ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ولادت

میرے بیٹے عزیزم محمد ادریس کھوکھر (حال ایڈمنٹن۔ کینیڈا) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۲۷/۷/۸۱ کو بقائی ہسپتال کراچی میں پہلی بچی عطا فرمائی ہے جس کا نام حفصہ کھوکھر تجویز کیا گیا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر کے ساتھ ساتھ خادمہ دین بنائے اور والدین کے لیے قرۃ العین ثابت ہو۔ آمین

(محمود احمد کھوکھر گلشن اقبال کراچی)

دعائے مغفرت

حضرت حاجی محمد موسیٰ صاحب مرحوم آف نیلا گنبد لاہور کے سب سے بڑے صاحبزادے اور خاکسار کے سب سے بڑے بھائی محترم میاں محمد حسین صاحب ۱۵۔ ۱۶ اکتوبر ۱۹۸۱ء کی درمیانی رات کو ڈیڑھ بجے کے قریب میو ہسپتال لاہور میں وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم نے نوے سال کی عمر پائی۔ وہ ۱۸۹۱ء میں پیدا ہوئے اور ۱۹۰۴ء میں ان کو حضرت اقدس کی بیعت سے مشرف ہو کر صحابہ میں شامل ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔

مورخہ ۲ اکتوبر ۱۹۸۱ء کو جمعہ کے روز نماز کی ادائیگی کے لئے اپنے گھر نیلا گنبد سے ایک موٹر سائیکل پر دارالذکر جا رہے تھے کہ راستہ میں گڑھی شاہو کے قریب ایک ویگن ان سے ٹکرا گئی جس سے وہ خاصے زخمی ہو گئے۔ کئی جگہ چوٹیں آئیں لیکن پیشانی پر شدید چوٹ لگی اور دائیں پنڈلی کا چار جگہ سے کمپاؤنڈ فریکچر ہو گیا۔ فوری طور پر ان کو میو ہسپتال پہنچایا گیا جہاں وہ دو ہفتے زیر علاج رہے۔ بالآخر زخموں کی تاب نہ لا کر ۱۵۔ ۱۶ اکتوبر کی درمیانی شب کو میو ہسپتال ہی میں جان جاں آفریں کے سپرد کر دی۔

۱۶ اکتوبر ۱۹۸۱ء کو جمعہ تھا۔ اسی روز مسجد احمدیہ دارالذکر میں جمعہ کی نماز کے بعد نماز جنازہ پڑھی گئی جس میں جماعت احمدیہ لاہور کے کثیر احباب نے شرکت فرمائی۔ نماز جنازہ محترم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد (مقامی) نے پڑھائی۔ نماز کے معاً بعد جنازہ ربوہ لے جایا گیا جہاں سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے ان کو قبرستان عام میں دفن کیا گیا۔

ان کی اہلیہ محترمہ چند سال پہلے فوت ہو چکی تھیں۔ ان کی اولاد میں تین لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں جو سب اللہ تعالیٰ کے فضل سے صاحب اولاد ہیں اور اپنی اپنی جگہ خود کفیل ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کو جنت الفردوس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرب میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد یحییٰ سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ لاہور۔ معرفت دی سائیکل ہاؤس نیلا گنبد لاہور)

درخواست ہائے دعا

(۱) اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے خاکسار کو محکمانہ ترقی عطا کی ہے (الحمد للہ!) مزید دینی و دنیوی ترقیات کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(رفیق احمد ابن محترم میجر ڈاکٹر شاہنواز صاحب مرحوم۔ ربوہ)

(۲) خاکسار کا فرزند صابر عثمان ہاشمی بیرون ملک بطور انجینئر متعین ہے وہاں کے ملکی حالات کی بنا پر دو سال سے رخصت پر گھر نہیں آسکا اس کے حفظ و امان کے لئے دعا فرمائی جائے۔ نیز اس نے لکھا ہے کہ وہ نومبر کے آخر میں رخصت پر آئے گا اس کے لئے سفر و حضر میں صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی برکات سے متمتع ہونے کی دعا فرمائیں۔ احباب خاکسار کی پریشانیاں دور ہونے کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

(محمد شفیع ہاشمی۔ کراچی)

(۳) برادرم فضل الدین صاحب آف لائبیریا مغربی افریقہ کو عارضۂ دل کا حملہ ہوا ہے۔ ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(خدا بخش جمال بیکری۔ گولبازار۔ ربوہ)

(۴) خاکسار کے والد ماجد نواب الدین صاحب بندش پیشاب کی وجہ سے بیمار ہیں۔ کوٹلی ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر نے میرپور میں منتقل کرنے اور اپریشن کروانے کا مشورہ دیا ہے۔ خاکسار ان کی بیماری اور اپنی مالی حالت کے کمزور ہونے کی وجہ سے سخت پریشان ہے۔ احباب کرام سے والد محترم کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے

(کریم الدین طاہر معلم وقف جدید خلیل آباد کالونی۔ کوٹلی (آزاد کشمیر)

(۵) خاکسار ۹ نومبر ۸۱ء کو سی ایم ایچ ملیر کینٹ میں دائیں آنکھ کا اپریشن ہے احباب کرام کی خدمت میں کامیاب اپریشن اور بصارت کی مکمل واپسی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالرحمان دہلوی ۱۵/۴ عقب جیکب لائنز۔ کراچی ۳)

(۶) میرے والد سید عبدالکریم صاحب فالج کے حملہ کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

سید عبدالمالک ابن سید عبدالکریم صاحب ۳/۳ بڑا پلاٹ۔ ڈرگ کالونی۔ کراچی ۲۵)

(۷) خاکسار کا ایک ڈسپنسر سعید قیصر پیٹ کی بیماری کی وجہ سے ۲۔ ۳ سال سے بیمار چلا آ رہا ہے جملہ احباب سے عاجزانہ درخواست ہے کہ اس کی مکمل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(ڈاکٹر عبدالغفور زاہد سرگودھا)

مطالعۂ کتب

ماہ نومبر میں خدام کے مطالعہ کے لئے کتاب "حجۃ البالغہ" مقرر ہے۔ مجالس یہ کتاب مرکز سے منگوالیں اور خدام اس کتاب کا مطالعہ فرمائیں! جزاکم اللہ!

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ

گیا تھا تو ذہن میں صرف یہ نہیں تھا کہ احمدی نوجوان اچھے طالب علم بنیں بلکہ یہ تھا کہ ایسے اچھے طالب علم بنیں جو سلسلہ کی خدمت کرنے والے ہوں۔ ڈاکٹرز، فزیشن اور سرجن ایسے اچھے نکلیں کہ ہم جو مظلوم اور پسماندہ دنیا کی خدمت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں یعنی افریقی ممالک کی، وہ وہاں جائیں اور جا کر ان کی خدمت کریں۔ حضور نے فرمایا کہ نصرت جہاں کا جو پروگرام تھا اس میں منصوبہ یہ تھا کہ ۱۶ کلینک کھولے جائیں گے۔ اب عملاً اس کی شکل یوں ہے کہ اس سے زیادہ ہسپتال قائم ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ جیسا میں نے اعلان کیا تھا یہ وقف تین سال کا یا چھ سال کا وقف ہوگا ساری عمر کا نہیں ہوگا، لیکن یہ اپنے وعدے کے مطابق پورا ہونا چاہیئے یعنی اگر چھ سال کے وقف کا وعدہ کیا ہے تو اسے پانچ سال کے بعد ختم نہ کر دیں۔ حضور نے فرمایا کہ ضرورت بڑھتی جا رہی ہے اور جہاں تک ضرورت کا تعلق ہے تو خدمت کا جو مرکز ہے یعنی ربوہ جو کہ تعلیمی مہارت اور ذہانت کا مرکز ہے۔ یہاں پر سب سے زیادہ ضرورت ہے۔

مرکز سلسلہ میں واقع فضل عمر ہسپتال کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ ہمارے ہسپتال میں ہماری کمزوریوں کے باوجود اب بھی دور دور سے مریض علاج اور آپریشن کے لیے آتے ہیں۔ دنیا کا بہترین احمدی ڈاکٹر یہاں موجود ہونا چاہیے۔ حضور نے فرمایا کہ تلوار کے زور سے اسلام نہ کبھی پھیلا اور نہ پھیلے گا یہ کام تو محبت اور پیار سے ہی ہوگا۔ یہ ہسپتال تبلیغی ادارے نہیں ہیں، لیکن اس کے باوجود یہ احمدیت کے قریب لانے کا ذریعہ بن جاتے ہیں اس ضمن میں حضور انور نے تعلیم الاسلام کالج میں اپنے پرنسپل ہونے کے وقت کے بعض ایمان افروز واقعات کا ذکر فرمایا کہ کس طرح سے اس ادارے نے احمدی اور ان کی جو احمدی نہیں تھے، یکساں خدمت کی اور وقت آنے پر لوگوں نے اس کا اعتراف کیا۔

حضور انور نے مرکز سلسلہ میں ماہر انجنیئروں کی ضرورت پیش آجانے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ پچھلے دنوں اس کی ضرورت یوں محسوس ہوئی کہ میری رہائش گاہ اور دفتر پرائیوٹ سیکرٹری کی تعمیر شروع ہوئی۔ یہ گھر جب ربوہ آباد ہوا ہے اس وقت ڈھائی تین روپے فٹ کی قلیل سی لاگت سے بنا تھا۔ حضور نے فرمایا کہ میری طبیعت میں حجاب تھا کہ میں اپنی رہائش گاہ تعمیر کراؤں۔ اس لیے میں نے اپنی خلافت کے پندرہ سال ایسے گھر میں گزار دیئے جس کی چھتوں سے بعض دفعہ اینٹ بھی گر جاتی تھی۔ اب لمبا عرصہ گذرنے کے بعد میں نے سوچا کہ میں نے تو اس میں جس طرح سے ہوا وقت گذار لیا مگر میں اپنے بعد آنے والے کو اس مشکل میں مبتلا نہیں ہونے دوں گا۔ حضور انور نے دفتر پرائیوٹ سیکرٹری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ اپنے اندازے کے مطابق خاصا بڑا بنایا جا رہا ہے مگر ابھی یہ مکمل نہیں ہوا اور لگ رہا ہے کہ یہ بڑے بڑے کمرے بھی کم ہو جائیں گے۔ حضور نے فرمایا کہ ہر جمعرات کو جو لوگ مجھ سے ملنے آتے ہیں۔ ان کی تعداد بارہ تیرہ سو تک ہو جاتی ہے اور ظہر و عصر کی نمازیں بھی لیٹ پڑھنی پڑتی ہیں۔ حضور نے ان ملاقاتوں کے دوران اپنی شدید مصروفیات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں ذیابیطس کا مریض ہوں اور ڈاکٹری مشورہ کے مطابق مجھے صبح دوائی کھانے کے بعد زیادہ فاقہ نہیں کرنا چاہیئے، لیکن ملاقاتوں کی مصروفیت کی وجہ سے میں صبح کے ناشتے کے بعد بعض اوقات شام پانچ بجے کھانا کھاتا ہوں۔

حضور نے تعلق باللہ کے ضمن میں ایک نہایت ایمان افروز بات بتائی حضور نے فرمایا کہ میری اللہ تعالیٰ سے ایک خاموش انڈر سٹینڈنگ ہے کہ جس دن میں اس کے کام میں مصروف ہونگا اور اس وجہ سے فاقہ کروں گا تو میری طبیعت پر کوئی اثر نہیں ہوگا۔ حضور نے فرمایا کہ عام دن میں تو اگر میں کھانا نہ کھاؤں تو دو بجے کے بعد ضعف شروع ہو جاتا ہے۔

حضور نے اپنی رہائش گاہ اور دفتر پرائیوٹ سیکرٹری کی تعمیر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کی تعمیر کے لیے ماہر انجنیئروں کی نگرانی ضروری ہے چنانچہ اس مقصد کے لیے ایک ایک دو دو ماہ کر کے انجنیئر چھٹی لیکر آتے رہے۔ حضور نے طالب علموں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ اس ضمن میں میری مدد آپ کو کرنی چاہیئے۔ جو انجنیئر ہیں ان کا کام ہے کہ وہ آکر دیکھیں چاہے ایک دو مہینے کی چھٹی لے کر آجائیں۔

حضور نے ہسپتال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ کم از کم تین چار ڈاکٹر ہسپتال میں چاہئیں دانتوں کے اور آنکھوں کے کل وقتی ماہر کی ضرورت ہے حضور نے فرمایا کہ اس علاقے میں آئرن بھی بڑی ہوگی سارا علاقہ قریب آجائے گا۔ یہ لوگ مانیں یا نہ مانیں ان کا لاشعور ضرور متاثر ہوگا اور پھر وہ گالیاں نہیں دیں گے غصہ کرنا چھوڑ دیں گے اور جماعت کے اموال لوٹنے چھوڑ دینگے۔

حضور نے فرمایا کہ اس مقصد کے لیے ہمیں چوٹی کے قابل ترین ماہرین کی ضرورت ہے جو وقف کی روح کے ساتھ آئیں اعلیٰ تعلیم یافتہ ہوں۔ ٹاپ کا دماغ رکھنے والے ہوں۔ اللہ ان کو نہ صرف یہ کہ بھوکا نہیں مارے گا بلکہ اللہ تعالیٰ ان کے دل بھی غیر مطمئن نہیں رکھے گا۔ حضور نے فرمایا کہ یہ بہت بڑی بات ہے کہ اس دنیا میں پانچ لاکھ روپیہ ماہوار کمانے والا غیر مطمئن ہے اور جو پانچ سو کماتا ہے وہ بار بار خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے۔ اور خوشی کا اظہار کرتا ہے کہ اسے کوئی کمی نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اطمینان قلب پیدا کرنا تو اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جو ایک ماہ بھی مرکز میں کام کرنے آئیگا اسکو بہت برکات حاصل ہونگی ایک انجنیئر کے بارے میں حضور نے بتایا کہ اس کی پروموشن کئی سال سے رکی ہوئی تھی وہ ایک ماہ کام کر کے گیا تو جاتے ہی اس کی پروموشن ہو گئی۔ حضور نے فرمایا کہ ہمیں تو اللہ تعالیٰ کے عشق کی مستی میں سرشار ہو کر اپنے آپ کو پیش کر دینا چاہیئے۔ جو بھی ایسا کرے گا اسے خدا تعالیٰ اس کے مقام کے لحاظ سے آپ دیگا وہ خدا بندوں کی ساری کوتاہیوں کمزوریوں اور کم مائیگیوں کے باوجود مدد دیتا ہے خدا کو تو کوئی روک نہیں سکتا کہ وہ اپنے بندوں کی مدد نہ کرے۔

—— باقی ——

درخواستِ دعا

میرے برادر نسبتی مکرم سید محمد سعید سلیم صاحب (دار التجلید اردو بازار لاہور) حال کراچی مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار اور بہت کمزور ہو چکے ہیں اپنے عزیزوں کو بھی کم پہچانتے ہیں اور تشویشناک حالت ہے۔ احباب کرام ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لیے دعا فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سید احمد علی نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور اموال کو بڑھاتی ہے

ماہنامہ تحریک جدید

ماہنامہ تحریک جدید کا اکتوبر کا شمارہ پچیس اکتوبر کو سپرد ڈاک کر دیا گیا ہے، پاکستان کے دور دراز علاقوں میں بھی پرچہ عام طور پر ایک ہفتے کے اندر اندر مل جاتا ہے۔ تقریباً اتنے وقفہ کے بعد بھی اگر پرچہ نہ ملے تو اطلاع ملنے پر پرچہ دوبارہ ارسال کر دیا جاتا ہے۔

یہ بات کہ پرچہ ٹھیک ٹھاک پوسٹ ہو گیا ہے اور قارئین تک پہنچ گیا ہے ہمارے لیے صرف مفروضہ کی حیثیت رکھتی ہے اور ہم اپنی جگہ مطمئن رہتے ہیں۔ اگر آپ کو پرچہ نہیں ملا اور آپ نے ہمیں اطلاع بھی نہیں دی تو ہم یہی سمجھتے رہیں گے کہ پرچہ آپ کو مل گیا ہے۔ پس پرچہ نہ ملنے کی صورت میں اطلاع دینے کی زحمت آپ فرمائیے۔ آپ کو پرچہ دوبارہ مل جائے گا اور ہمیں اپنی کوتاہی یا ڈاک کی خرابی کا علم ہو جائے گا۔

چندہ کی تجدید کے لیے جلسہ سالانہ کا بابرکت موقعہ سب سے اچھا موقعہ ہے۔ امید ہے آپ ربوہ تشریف لانے کی تیاری کر رہے ہونگے۔ تحریک جدید (ماہنامہ) کا خریداری نمبر بھی یاد کر لیجئے یا کسی کاغذ پر لکھ لیجئے تاکہ تحریک جدید کے سٹال پر آپ فوری طور پر تجدید کروا سکیں اور وہاں بلا ضرورت توقف آپ کی دیگر مصروفیات میں حارج نہ ہو اگر آپ کسی اور پرچے کے بھی خریدار ہیں تو اس کے لیے بھی ایسا ہی کرنا مفید ہوگا۔

اللہ تعالیٰ آپ کے کاموں میں برکت دے اور آپ کی کاوشوں اور کوششوں کو بار آور فرمائے آمین۔

مینجنگ ایڈیٹر

(ماہنامہ تحریک جدید۔ دفاتر تحریک جدید ربوہ)

ضروری تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۲۲ اکتوبر صفحہ ۶ پر تحریک جدید کے لئے نمایاں وعدہ جات" کی لسٹ میں ۶۰۰/- روپے کے بالمقابل ایک نام اور رقم وعدہ شائع کرانے میں غلطی ہو گئی ہے۔ صحیح نام اور رقم حسب ذیل ہے:۔

- مکرمہ بیگم صاحبہ کیپٹن عبدالواحد صاحب مرحوم اسلام آباد ۱۰۰۰/- روپیہ

(جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء)

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

مشہور منجن
دانتوں کی مضبوطی اور جلا کیلئے
مشہور دواخانہ گوجرانوالہ

قیصر ہسپتال
جہاں بذریعہ ہومیوپیتھک طریقہ علاج، کوالیفائیڈ ڈاکٹروں کی زیر نگرانی ہر امراض کا شافی علاج کیا جاتا ہے
ڈاکٹر ایس اے قیصر
(ایم ڈی ہومیو)
وسن پورہ سکیم نمبر ۲۔ لاہور
فون ۳۳۰۲۰۷، پوسٹ بکس ۱۶۵۰

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴